Five Points

By G.A. Chan

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں ۔ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں ۔بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں ۔تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3 ۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692 ۔جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199 ۔فیکس ۔ 4237432005

پانچ نکات

ازجی ۔اے چین

آرٹیکل 1 ۔خدا نے یسوع المسیح میں اپنے ابدی ، نہ تبدیل مقصد کے تحت دنیا کی ابتدا سے پہلے کمزور اور گناہ گار انسانوں کی نسل سے یسوع میں اور یسوع کے لئے اور یسوع کے ذریعے اُن لوگوں کو روح پاک کے وسیلے سے بچایا ہے جو اُس کے بیٹے پر ایمان لائیں گے ۔

آرٹیکل 2 ۔انسان کے پاس بچانے والا ایمان نہیں ہے نہ ہی اُس کی آزاد مرضی میں اتنی طاقت ہے کہ اور گناہ اور بت پرستی اور کفر کی حالت میں وہ سوچ سکتا ہے اور نہ ہی کچھ سچ میں اچھا کام کر سکتا ہے جیسا کہ بچانے والا ایمان ظاہر کرتا ہے ۔

آرٹیکل 3 ۔خدا کا فضل آغاز ہے ، تسلسل ہے اور تمام اچھائی کی تکمیل ہے اس حد تک کہ انسان خود سے دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا ہے ۔اور تعاون کرنے والے فضل کے بغیر نہ تو شعور آتا ہے اور نہ ہی کوئی نیک کام ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی برے کام کی خواہش \ آزمائش سے بچ سکتا ہے تا کہ یہ تمام کام اور سرگرمیاں جو سوچی جا سکتی ہیں وہ خدا کے فضل میں یسوع کی نذر ہوں اگر آپ کا خیال ہے کہ یہ پانچ نکات کیلون ازم کے ہیں تو دوبارہ سوچیئے ۔یہ تین نکات آرمینین کے پانچ نکات میں سے ہیں نہ کہ کیلون کے "آرمینین ازم" آپ سوچتے ہیں کہ میرے خیال میں آرمینین نے پہلے سے طے شدہ تقدیر کی نفی کی ہے لیکن آرٹیکل 3 اور 4 میں آزاد مرضی کا انکار نظر آتا ہے ۔

اگر آرمینین ماہرین الٰہیات کت بارے میں کچھ کہا جا سکتا ہے تو صرف یہ کہ وہ رومن کیتھولک عقیدے کے لوگوں کی طرح بے سہارا اور ضدی ہیں ۔اگر موازنہ کیا جائے تو پیلیجی ازم انسان کی آزاد مرضی اور انسان کی قابلیت کے بارے میں بہتر نظریہ رکھتے ہیں ۔

جیمس آرمینین : ۔جیمز آرمینین 1560 ء میں اوڈی واٹر نیدرلینڈ (ہالینڈ) میں پیدا ہوا ۔1582 ء میں اُس نے بیزا نامی اُستاد سے جو جان کیلون کا جانشین تھا

کی نگرانی میں جینوا سے تعلیم حاصل کی۔وہاں اُس کی ملاقات یوٹینی بوگارٹ سے ملاقات ہوئی جو بعد میں اسکی بدعت کا مضبوط ترین پھیلانے والا اور حامی بنا۔جب 1591 میں اُسے کہا گیا کہ کورن ہارٹ کے نظریے کا مطالعہ کرے اور پھر اُسے ٹھکرا دے۔اور اُس کے ساتھ چند اور مفکرین کو بھی ڈیلفٹ فرقے سے تھے اور کیلون ازم کی مخالفت کرتے تھے بجائے نفرت کرنے کے، آرمینین اُن کے غلط عقائد کا معتقد بن گیا لیکن آرمینین نے کیلون کے نظریات کے حقائق کو چھپانے کی کوشش کی۔اُس نے بہت سارے بہانے بنائے اور درخواست کی کئی ٹھکرائی سے انکار کیا۔

یہ سچ ہے کہ جیمس آرمینین پہلا آرمینین فرقے کا آدمی نہ تھا۔کاسین آف مارسی لز 5ویں صدی میں نے بھی اسی طرح کی ملتی جلتی پیلجیین بدعت اذکر کیا تھا۔بالسیک نے 1552 میں جینوا میں کاروی لس نے ہالینڈ میں آرمینین سے 20 سال پہلے اسی طرح کی بدعت کا ذکر کیا تھا۔آزادمرضی کا نظریہ صدیوں سے رومی کیتھولک کے نظریے میں سما گیا ہے۔خود لوتھر تے جان کیلون نے آزادموضی کے نظریےکے خلاف جنگ کی ہے۔ارافس کے خلاف جو ہالینڈ سے تھا۔اس کے ساتھ ساتھ پس گیس اور جارجس نے بھی ایسا ہی کیا۔

1588ء میں ایمسٹرڈم میں آرمینین کو مسح کیا گیا اور 1591ء کے بعد آرمینین نے پلپٹ سے اپنی بدعت کا پرچار شروع کر دیا۔وہ دونوں طرح سے یعنی فضل سے نجات اور انسان کے ارادے کی مرضی سے دائمی نجات مل سکتی ہے۔آرمینین نے اپنے چند مریدوں کے برعکس کچھ دھوکہ کھا گیا لیکن وہ بدتمیز نہ تھا۔جب بھی پلنس نامی ماہرین الٰہیات اُس کی مخالفت کرتا۔آرمینین فوراً ہائیڈل برگ مذہبی تعلیم کی کتاب اور بیلجک کے اعتراف کی کتاب سے رابطہ کرتا۔

1602ء میں آرمینین کو لائیڈن اکیڈمی جو علم الٰہیات کی درس گاہ تھی میں تدریس کا کام دیا گیا۔اُس کے اس خدمت پر مامور ہونے کو فرانسس گاموس ایک بار پھر آرمینین نے اصلاح شدہ فرقے کے عقیدے کو اپنا لیا اور وعدہ کیا کہ وہ اس کے خلاف اور کوئی بھی غلط تعلیم نہ سکھائے گا اور پڑھائے گا۔گاموس ایک سخت طبیعت اور ظالم انسان تھا اور بعض دفعہ اپنا غصہ ضبط نہیں کرسکتا تھا۔آرمینین اُس سے ڈرتا تھا۔ارکمرہ جماعت میں اُس سے ڈرتا تھا اور محتاط رہتا تھا۔وہ اکثر زمانہ اصلاح کے ماہرین کا حوالہ دیتا تھا اور پھر بعد میں اُن کی مخالفت بھی کرتا تھا۔نجی گھریلو تعلیم کیدوران وہ زمانہ اصلاح کے ماہرین کے نظریات پر تنقید کرتا تھا اُس کے طلبا اُس کو پسند کرتے تھے کیونکہ گاموس کی نسبت اُس کی شخصیت بہت اچھی تھی۔

آرمینین اکتوبر 1609ء میں دس سال پہلے یعنی ڈورٹ کے مقام پر ہونے والی سینڈ کے انعقاد سے پہلے فقات پا گیا اور اُس میں اُس کی بدعتی قرار نہ دیا گیا۔پیلجس کو تین مقامات پر اُس کی آزادمرضی کے نظریے کی وجہ سے بدعتی کہا گیا ہے۔تمام عوامی مباحثوں سے بچنے کے لئے اور حراست کے دوران تفشیش الفاظ کا محتاط استعمال، اور زمانہ اصلاح کے تمام عقائید کی لفظی خدمت۔اُس نے آخر کار کم از کم یہ تصور دیا کہ وہ عقائد کا وفادار ہے اُس کی موت کے بعد یوٹینی بوگارٹ نے اس کے نظریات کو پھیلانا جاری رکھا۔تمام آرمینین جنہوں نے برکت اور مسح حاصل کیا تھا انہوں نے بہت سارے راسخ عقیدہ پاسٹر صاحبان کی حمایت کی۔1610ء میں یوٹینی بوگارٹ نے گوڈوا میں تمام آرمینی لوگوں کو بلایا تاکہ ایک مسودہ جس کا نام ری مونسٹرنس تھا لکھوا سکے۔اس قرارداد میں آرمینی گروہ نے جوری مونسٹرنٹ یعنی ری مونسٹرنس مسودے کے چاہنے والے اور حامی انہوں نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ وہ طے اور مقبول فرقوں کے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتے ماسوائے چند نکات کے ردوبدل کے۔اس مسودی یعنی ری مونسٹرنس میں 5 آرٹیکل\مضامین تھے جو آرمینین فرقے کے پانچ نکات ہیں جن کا ہم اس مضمون میں مطالعہ کریں گے۔

4 صدیوں بعد آرمینی فرقے نے نہ تو اپنا عقیدہ بدلا اور نہ ہی طریقہ کار ماسوائے اس کے کہ اب اس فرقے والے اپنے آپ کو آرمینیی یا ری مونسٹرنٹ کہتے ہیں۔اور ان میں سے بہت سے جیسا کہ خود آرمینین یعنی خود کو اصلاح شدہ یا کیلون ازم کا ماہر مانتا ہے اس لکھاری یا راقم الحرف کو بطور سنڈے سکول ٹیچر لگایا گیا اور افسیوں کے نام خط کو پڑھنے کے دوران کہا گیا کہ کچھ نکات جان کیلون کے پڑھائے اور اس کے ساتھ آزادمرضی بھی ایک ہی وقت میں دونوں کو پڑھایا جائے۔اور جب امکار کر دیا تو پھر لکھاری کو فوری طور پر نوکری سے نکال دیا گاے۔اس کلیسیا کے پاسٹر صاحبان اور ان کی بیگمات جو بلا روک ٹوک بضد تھیں کہ وہ آرمینی نہیں ہیں بجائے اس کے کہ ان کی تعلیم فیصلہ کن انداز سے اور پوری طرح سے آرمینین تھی۔ایک پاسٹر جو اس لکھاری کا دوست ہے اُس نے بتایا

ہمیں چُن لیا۔اور آپ پولوس کے الفاظ کو اُلٹ کردیں گے۔ چنانچہ آپ پولوس کے اس بیان کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ ''اُس (خدا) نے ہمیں چُنا کہ ہم کو پاک ہونا چاہیے ۔اس نے ہمیں اس لئے نہیں چُنا کیونکہ اُس کو پہلے سے پتہ تھا کہ ہم کیسے ہوں گے''

ری مونسٹرنٹ عقیدے کے حامی لوگوں کا دعویٰ تھا کہ پہلے سے تقدیر کا طے ہونا غرور کو پیدا کرتا ہے۔انہوں نے یہودیوں کی مثال پیش کی یہودی ایک چُنی ہوئی قوم تھی اور وہ ابراہیم بطور باپ ہونے پر بر افخر کرتے تھے پھر بھی یوحنا اصطباغی اُن سے کہتا ہے کہ''اپنے آپ سے یہ مت کہو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہے کیونکہ خدا ان پتھروں سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کرسکتا ہے'' کیا آپ اس نقطہ پر غور کرتے ہیں؟ یوحنا کہہ رہا تھا کہ ابراہیم کی اولاد اور ایمان کی اولاد ایک قدرتی اور فطری طریقے سے جنم نہیں لیتی۔ ابراہیم کے سچے بچے مافوق الفطرت فضل سے جنم لیتے ہیں یہودی دراصل اس لئے فخر کرتے تھے کیونکہ خدا نے اُن کو ابراہیم کی نسل ہونے کی وجہ سے چُنا ہے۔نسل اُن کے نزدیک خدا کے چُیدہ ہونے کی شرط تھی وہ اپنی نسل پر فخر کرتے تھے ان کے ورثاء اور ان کے چُنے جانے کی شرط کو پورا کرنے پر برتری محسوس کرتے تھے۔

بائبل مقدس میں تقدیر پر فخر کرنا بہت زیادہ اُلٹ ہے۔مخلوق میں کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو خدا کے چُنے جانے پر پورا اُترے۔آرمینی کا پہلے سے طے شدہ تقدیر کا موجودہ تصور کہ خدا نے اُن کو چُنا تھا۔غرور سے بھرپور ہے۔آرمینیوں کی پہلے سے طے تقدیر میں امت کے طر پر چُنے جانے میں بہت غرور شامل ہے ۔''خدا نے مجھے چُنا تمہیں نہیں کیونکہ انجیل کو تو میں سمجھتا ہوں فراہم کرتا ہوں کہ وہی بڑی بڑی مبالغہ آرائی سے بات کرے۔ہوک سیما نے لکھا۔

''سچ کی لڑائی میں یہ بڑی عام بات ہے کہ بدعت کو پھیلانے والے سچ کو بلندی پر لے جانے کے لئے اپنے جھوٹے عقیدوں کا بڑا بول بولیں (214)

کفارہ:۔ری مونسٹرنس کی کتاب کا دوسرا مضمون یہ کہتا ہے

''یسوع مسیح، دنیا کا بچانے والا تمام آدمیوں ہر آدمی کے لئے مرا اس لئے اُس نے صلیب پر موت کی وجہ سے سب کے لئے عام معافی حاصل کی اور نجات بھی دلائی ہے۔لیکن پھر بھی ایمان دار کے علاوہ بھی کوئی اس معافی کو حاصل نہیں کرسکتا یوحنا کی انجیل کے مطابق 16:3 اور یوحنا کا خط 1 22:1

یوحنا 16:3 آرمینیوں کی زبانوں پر رٹی ہوئی ہے جو اس پر بہت زور دیتے ہیں اس کو گھما پھرا کر کہتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خدا ہر کسی شخص سے پیار کرتا ہے اور یسوع ہر آدمی کے لئے مرگیا۔جان گل کتاب ''خدا اور سچائی کی وجہ سے لکھتا ہے اور لفظ دنیا سے مراد ہر کوئی شخص نہیں ہے آرمینی الٰہیات میں خدا ہر کسی سے پیار کرتا ہے اور ہر کسی کو بچانا چاہتا ہے۔یسوع کی موت دراصل گناہ کی مزدوری\ قیمت نہیں ہے نہ ہی پُر اثر کفارہ ہے بلکہ صرف ادائیگی کہ پیشکش ہے خدا ہر کسی کو آزاد مرضی عطا کرتا ہے کہ وہ اپنا انتخاب کرسکے کہ آیا اس پیشکش کو قبول کرنا ہے یا ٹھکرانا ہے۔خدا تب انسان کے آزاد انتخابات کی عزت کرتا ہے۔

لیکن اصلی محبت ضرور اپنی اہلیت میں اور فائدے میں اپنے محبوب یا پیاروں کو بچاتا ہے۔اگر آرمینی فرقے کا خدا ہر کسی کو پیار کرتا تو پھر ہر کسی کو بچاتا نہیں تو پھر ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ یہ نہیں کرسکتا۔آرمینیوں کا خدا ہر کسی کو نہیں بچا سکتا۔اور قادر مطلق نہیں ہے۔وہ سب کو بچانا چاہتا تھا اس نے اس کی کوشش بھی کی تھی اس نے واقعی کوشش کی لیکن یہ نہ بچا سکا۔وہ ایسا خدا ہے جو قادر مطلق نہیں۔بائبل کا قادر مطلق خدا نہیں جو جیسا چاہے ویسا کرے(زبور 6:135)

دوسری آیت جو دوسرے آرٹیکل میں یعنی ری مونسٹرنس کی کتاب میں لکھی گئی پہلا یوحنا 2:2 ہے جو عالمگیر نجات کا اعلان کرتی ہے اس آرٹیکل کو لکھتے ہوئے میں نے ایک چائنہ کے پاسٹر کو سنا جو ایک سمیری کا بانی ہے اور بائبل کی تقدیر پر دو کتابوں کا مصنف ہے اس 1 یوحنا 2:2 کی تفسیروں کی کہ''یسوع نے نہ صرف ہم مسیح کے لئے کفارہ دیا بلکہ غیر مسیحی تمام لوگوں کے لئے بھی'' جان گل آرمینی کے لوگوں کے نظریات کو یہاں بھی واضح کرنا چاہتا ہے۔اور میں اس کی دلائل کا خلاصہ بیان کروں گا۔

1:۔ یوحنا لفظ (ورلڈ) دنیا مختلف مثالوں سی ذکر کرتا ہے مثلاً تمام کائنات یوحنا 10:1 سیارہ زمین کے لئے یوحنا 16:28 صرف گناہ گاروں کے لئے یوحنا 9:17 مخصوص لوگوں کے لئے یوحنا 1:29، 6:33، 35 وغیرہ یوحنا کی تحریروں میں لفظ دنیا ہمیشہ محدود پہلو سے ذکر کیا گیا ہے۔

2:۔ یہودیوں نے تمام دنیا کے لئے الفاظ کا استعمال بھی محدود لحاظ سے کیا

3:۔ بائبل بھی محدود لحاظ سے اس کو استعمال کرتی ہے مثلاً رومی سلطنت کے لئے لوقا 2: 1 رومیوں میں ایک مقابلے کے لئے رومیوں 1: 8 غیر قوموں کے لئے مکاشفہ 12: 9 وغیرہ۔

4:۔ 1 یوحنا 2: 2 یسوع گناہوں کی معافی اور کفارہ کی بات کرتا ہے اگر ہر شخص کو بلا کسی امتیاز کے ذکر کیا گیا ہے تو ہر شخص کے گناہ بغیر کسی وجہ کے معاف ہوں گے اور کسی کو توبہ کی ضرورت نہیں۔

5:۔ یوحنا ایک یہودی تھا اور یہودیوں کے لئے لکھ رہا تھا ساری دنیا کا لفظ عموماً تمام غیر قوموں کے ل؛ ئے بھی استعمال ہوا۔(رومیوں 11: 12, 15) یوحنا یہ کہہ رہا تھا کہ یسوع کی گناہوں کے لئے قربانی صرف یہودیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام غیر قوموں کے لئے بھی ہے (64.66) ری مونسٹرنس کے آرٹیکل کے خلاف ڈورٹ کی مجلس نے یہ اعلان کیا ''کیونکہ یہ عالمگیر حکمت تھی کہ اور سب سے زیادہ پُر فضل خدا باپ کی مرضی اور مقصد تھا۔ کہ تیزی اور بچانے والی اور بہت قیمتی موت جو اُس کے بیٹے نے اٹھائی۔ یہ موت سب امت کو فائدہ پہنچائے صرف ان پر ایمان کا تحفہ برسا کر۔ اس طرح سے ان کو نہ ختم والی اولاد زوال اور نجات تک لا سکیں یہ کہ یہ خدا کی مرضی تھی کہ یسوع صلیب پر اپنے خون کے ساتھ جہاں اُس نے نئے عہدنامے کی بنیاد رکھی۔ وہاں پُر اثر طریقے سے نجات دے۔ قبیلے، قوم اور زبان کو اور ان تمام کو ہمیشہ سے نجات کے لئے چُن لئے گئے ہیں۔

ھیڈنگ 2:۔ آف یسوع کی موت آرٹیکل (8) اس پر تاکید اور زور دیا گیا ہے۔

ایولرے کے دائرے کو لاگو کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف 5 منطقی ممکنات ہیں جو کفارے کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں۔

شکل 1:۔ یسوع نے تموم لوگوں کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ دیا۔

شکل 2:۔ یسوع نے تمام لوگوں کے کچھ گناہوں کے لئے کفارہ دیا۔

شکل 3:۔ یسوع نے کچھ لوگوں کے کچھ گناہوں کے لئے کفارہ دیا۔

شکل 4:۔ یسوع نے تمام گناہوں کے لئے لیکن کچھ لوگوں کے لئے کفارہ دیا۔

شکل 5:۔ یسوع نے کسی کے لئے کفارہ نہ دیا۔

شکل 6:۔ تو پھر یہ کہتی ہے کہ نجات سو فیصد کاموں کے ذریعے ہے اس کو آزادی خیالی یا غیر مذہب کہتے ہیں۔

شکل 2 اور 3 کا مطلب یہ ہوگا کہ پھر کچھ اضافی معافی چاہیے گناہوں کے لئے جن کے لئے یسوع نے قربانی دی۔ یہاں پھر کام داخل ہو جاتے ہیں اور فضل خدا فضل نہیں لگتا۔ شکل 2 منطقی طور پر آرمینی نقطہ نظر پیش کرتی ہے۔ اگرچہ وہ اپنا نظریہ شکل نمبر 1 ایک کے ذریعے ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ اور اگر ہم مان لیں کہ یسوع واقعی شکل نمبر 1 کے بمطابق سب لوگوں کے سب گناہوں کے لئے کفارہ دیتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیوں کچھ لوگ جہنم میں جاتے ہیں؟ آرمینی یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ لوگ توبہ نہیں کرتے اور ایمن نہیں لاتے۔ اگر یسوع نے سب لوگوں کے گناہوں کے لئے کفارہ دیا تو پھر اس نے غیر ایمان والوں کے لئے بھی کفارہ دیا اور جو توبہ نہیں کرتے ان کے لئے بھی۔ پس ہم پھر پوچھتے ہیں کہ آخر کیوں پھر چند لوگ دوزخ میں جاتے ہیں۔ تو منطق کے لحاظ سے آرمینی جھوٹے پڑ جاتے ہیں یا تو وہ عالمگیر نجات کو قبول کریں جو بائبل کی آیات سے واضح ہوتی ہے کہ نہیں (لیکن جو بہت سارے آرمینی نے درحقیقت مانا ہوا ہے) یا یہ مان لیں کہ ان کا شکل نمبر 2 کے مطابق رہیں۔ پھر ہمارے پاس صرف ایک ہی راستہ بچتا ہے اور وہ سچا اور صحیح راستہ ہے کہ صرف یسوع کے ذریعے فضل کی حالت میں نجات پانا ہو تو ایمان چاہیے جو شکل نمبر 4 میں ہے جو بائبل کا مقام ہے۔ اور ڈورٹ کے مقام پر تمام پروٹسٹنٹ فرقے کی ہے۔

محرومی اور فضل:۔ ری مونسٹرنس کے تیسرے مضمون میں ابھی بات ہی کی ہے۔ یہ تیسرا مضمون اپنی شکل اور ڈھانچے میں کیلون ازم کا کافی حامی نظر آتا

ہے ۔لیکن ری مونسٹرنس کا چوتھا آرٹیکل یہ کہتا ہے کہ "یہ فضل آغاز ہے، تسلسل ہے، اورتم، اچھائی کی کاملیت ہے ۔لیکن فضل کے کام کرنے کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے اس کوروکا نہیں جا سکتا" آزادمرضی جو تیسرے مضمون میں منع کی گئی ہے۔اس کو چوتھا آرٹیکل تصدیق کررہا ہے ۔دراصل چوتھے آرٹیکل میں آزادمرضی کی تصدیق اس حد تک کی گئی ہے کہ اس میں خدا کی مرضی کو بھی روکا جا سکتا ہے، انسان، نہ کہ خدا ایسی ٹوٹنے اور روکنے والی مرضی ہے۔

اس نقطہ پر میں کسی بھی آزادمرضی والے کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ خواہ اس آرٹیکل کو پڑھ بھی رہا ہو۔اگر ایمان لانا آزادمرضی ہے جیسا کہ آرمینی لوگ دعویٰ کرتے ہے ۔اگر ایمان لانا قبول کرنا، رجوع نہ لانا اور درکردینا اگر آزادمرضی میں شامل ہے تو میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ یہ کام کرو ۔کہ کیلون ازم کو قبول کرو اور آرمینی خیالات کو درکردو۔یہ مان لیں کہ انسان کی آزادمرضی نہیں ہے کہ خدا انسان کے تمام فیصلوں کا بالا آخر اور منطقی کام کرنے والے ہے۔

اگے بڑھیںیا پنی آزادمرضی کو عمل میں لائیں "لیکن" آپ اعتراض کریں گے کہ میں اس چیز کو نہیں مانتا جو سچ نہ ہو۔میرا یہ خیال نہیں تھا۔اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں جو جھوٹی ہو۔اور سچ نہ ہو۔شکریہ آپ نہ ماننے کے لئے تیار ہیں اور کہ آپ کی طرف سے کہی ہوئی آزادمرضی صرف آپ کی ذہنی اختراع تھی ۔لیکن ماننے سے اور ایمان لانے سے مراد ہے کہ یا تو مکمل طور پر کوئی چیز آپ کے سوچنے پر منحصر ہے کہ وہ ٹھیک ہے یا سچ ہے کہ نہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم مزید کچھ آگے جائیں کچھ تعریفیں درج ہیں۔

مرضی:۔ایک اہلیت ہے یا طاقت ہے انتخاب کرنے کی تو پھر آزادمرضی کیا ہے؟مرضی کس چیز سے آزاد ہے؟ آرمینی لوگ کہتے ہیں کہ مرضی تب آزاد ہے جب یہ خدا نے کنٹرول سے آزاد ہے وہ یہ محاورہ اس لئے استعمال نہیں کرتے کہ انسان کی مرضی کس طبعی یا میکانیکی انداز سے آزاد ہے؟وہ کیلون کے خیالات کو رد کرتے ہیں کہ اس نے انسانوں کو تو پتلا بنا دیا ہے کہ انسان خدا کے ہاتھ میں ہیں اور خود کچھ نہیں کرسکتا اور کوئی انتخاب نہیں کرسکتا کیلون ازم کے حامی کہتے ہیں کہ انسان چننے میں آزاد ہے مگر خدا کے کنٹرول سے آزاد نہیں ہے۔

دوسرا الزام بھی اسی سکے کا دوسرا رخ ہے ۔کیلون کے حامی لوگ خدا کو ایک ظالم اور لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف کنٹرول کرنے والا ظاہر کرتے ہیں۔یہ بھی سچ نہیں ہے ۔قادر مطلق خدا لوگوں کی مرضی یا ذہن کو بدل سکتا ہے کہ جو پہلے اس شخص کو غلط لگتا تھا اب وہ درست ہے وہ اس کو مان لیں ۔یہ مرضی کے خلاف تو نہیں کیوں کے انسانی ذہن روشن ہو گیا ہے اور اب سچ کو مانتا ہے اور جھوٹ کو نہیں۔

ڈورٹ کی مجلس نے "آزادمرضی" کو پیلیجین کی بدعت کہا ہے۔آرمینی سپر اوّل یہ سوچتا ہے کہ ڈورٹ کی جانب سے آرمینی لوگوں پر پیلیجین کی بدعت کا الزام لگانا سخت بڑا اور غلط تھا لگتا ہے کہ آرمینی ۔سپر اوّل ڈورٹ کی مجلس کے ساتھ شدید تر اور غیر منصفانہ ہے۔

ھیڈنگ 3,4 آرٹیکل 12 میں لکھا ہے "کہ (تبدیلی) بائبل مقدس انجیل کی ظاہر تبلیغ سے نہیں آتی اخلاقی ترغیب سے یا ایسے کسی اعمال سے نہیں کہ خدا کی مرضی کے بعد یہ انسان کے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ تبدیل ہو یا نہ ہو۔یہ نہیں کہ خدا 99 فیصد کام کرتا ہے اور انسان 1 فیصد کام کرتا ہے نجات کا کام باہمی تعاون نہیں یہ سارے کا سارا کام خدا کی طرف سے ہے نجات فضل کے ذریعے سے ہے ۔کیلون نے لکھا خدا کس طرح سے انسان کی مرضی کو تحریک نہیں دیتا۔ جیسا کہ صدیوں سے سکھایا گیا ہے اور مان گیا ہے کہ بالا آخر یہ ہمارے انتخاب میں ہے کہ یا تو ہم اس حرکت کو مان لیں یا رد کردیں ۔لیکن اس کو واضح طور پر بتا دیں (انسٹیوٹ\احکامات 10,3,11)

آرٹیکل 14 ۔اسی شہر سرخی کے نیچے لکھا ہے "پس اس لئے ایمان تحفہ خداوندی ہے ۔اس لئے نہیں کہ یہ خدا نے دیا ہے اور نہ اس لئے کہ خدا ایمان رکھنے کی طاقت دیتا ہے پھر انسان کی رضامندی کا انتظار کرتا ہے ۔یا پھر ضرور ایمان لانے کا عمل ۔انسان کی مرضی سے کہ وہ کرے،لیکن ضرور اس وجہ سے جو ایمان رکھے اور عمل کرنا بھی چاہے (فلپیوں 13:2) اور یقیناً تمام چیزوں میں ایمان لانے کی مرضی اور ایمان لانے کا عمل بھی شامل ہے" دونوں یعنی ایمان لانے کی مرضی رکھنا اور ایمان لانا اور آزادمرضی سے کام کرنے کی خواہش رکھنا اور کام کرنا دونوں تحفے ہیں جو خدا انسان کو ایمان لانے میں پھل ثابت ہوتے ہیں جو انسان خدا ایسی پیدا کرتا ہے ۔ایمان کا تحفہ خدا اپنے مخصوص لوگوں کو دیتا ہے۔

ثابت قدمی\شراکت:۔ری مونسٹرنس کا آخری آرٹیکل مقدسین کی رفاقت\شراکت\ثابت قدمی کی بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ" خواہ وہ قابل ہیں ان کی سستی کی وجہ سے اور یسوع میں ان کے ہونے کے اصول کو پھر سے جاننا۔یا فضل سے خالی\محروم ہو جانا اس کا بیان باوجود بائبل مقدس کی روشنی میں ہونا چاہیے اس لئے کہ ہم خود اپنی ذہنی مرضی اور رضامندی سے پڑھائیں۔

ری مونسٹرنسٹ مقدسوں کی ثابت قدمی\رفاقت کے بارے میں مثبت نہیں کیوں کہان کا سسٹم یہ اجازت نہیں دیتا آخر کار اگر انسان کی آزاد مرضی ہے تو پھر کیا چیز اس کو روکے گی کہ وہ اپنا ذہن بدل لیں اور خود ہی اپنے مستقبل کو ختم کرے۔اور ان کے فرقے کا شخص یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ وہ جنت میں بھی ثابت قدم رہے گا کہ نہیں، اس کو بہشت میں گناہ کرنے پر کون روکے گا۔لیکن حتیٰ کہ شیطان کی تجاویز کے بغیر بھی انسان کے پاس اُس کی یادیں ہونگی۔ان تمام گناہوں کی لذتیں اور یادیں جن کا اُس نے تجربہ کیا ہوگا۔مزید ایک آزمائش دلانے والے کی ضرورت نہیں۔شیطان کو یاد رکھیں۔کسی نے بھی اس کو جو کبھی مکمل اور پاک فرشتہ تھا آزمائش کی۔تو پھر ری مونسٹرنسٹس کو بہشت میں جانے سے کون روک سکے گا؟ کیا وہ اب یہ کہیں گے کہ بہشت میں ان کی آزاد مرضی نہیں ہوگی؟ تب ان کی اپنی دلائل کی روشنی میں وہ بھی رولوٹ اور پتلے بن جائیں گے اگر آزاد مرضی بلکہ سچ ہے تو مسیحیوں کو اب اور ہمیشہ کے لیے سمجھ لینا چاہیے کہ اب وہ خوف اور شک میں زندگی گزاریں اب آرمینی فرقے کو یہ الہیاتی گیت گانے کی ضرورت نہیں جس کا عنوان ہے "بابرکت یقین" لیکن اس کے برعکس اگر خدا انسان کے ذہن کو کنٹرول کرتا ہے تو پھر مسیحیوں کو یقین کر لینا چاہیے کہ"خدا" جو کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔اپنی مقدسین کو بچانے کے لئے محفوظ کرنے کے لئے اپنے وعدے پورے کرے گا۔

کیلون ازم ایک مکمل نظام ہے۔آرمینین کے پانچ نکات ایک چھوٹا نظام ہیں (آرمینین نظام کے پانچ نکات دوسرے مسیحی عقائد کے ساتھ تعلق میں کم ہیں اور ہلکے ہیں اور موجودہ دور کے آرمینی مسیحی جو کام کر رہے ہیں وہ مسیحیو کو چھوڑ دینے والے ہیں۔ان کے نظام میں کوئی نقطہ بھی توڑ دیں تو آپ ان کے تمام نظام کو تباہ کو دیں گے۔ری مونسٹرنٹ یہ جانتے ہیں کہ اگر وہ شک کا چھوٹا سا بیج بھی خدا کی حاکمیت کے متعلق بوئیں گے تو یہ جلد ہی ایک تناور درخت میں بدل کر ایمان اصلاحی کلیسیاؤں کو تباہ کر دے گا ان کے پہلے دو آرٹیکل دوغلے اور غیر واضح ہیں۔تیسرا آرٹیکل تبدیل شدہ ہے۔پھر چوتھے آرٹیکل میں اس کا انکار ہے۔اور پانچویں آرٹیکل میں ان لوگوں نے شک پیدا کر دیئے ہیں۔ایک انسان یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ سوچی سمجھی دھوکہ دہی ہے اور ایک نقطہ بھی بلکہ آدھا نقطہ بھی یہ ماننے کے لئے کہ مثلاً خدا ہر کسی کو بچانا چاہتا ہے لیکن اعلان صرف اپنے مخصوص لوگوں کے لئے ہی کرتا ہے)تو پھر آرمینی نظام میں ہمیں یہ دعوت ملتی ہے کہ ہم اپنی کلیسیاؤں میں سوراخ ہی سوراخ یعنی تقسیم ہی تقسیم کر لیں گے تو پھر تھوڑی ہی دیر میں سارے کا سارا نظام پھیل جائے گا۔صرف اصلاحی ماہرین کے الفاظ رہ جائیں گے جس کا عقیدہ ہوا ہو جائے گا۔پہلے سے مطلع رہیں ہر شخص مسکراتا جائے اور آرمینی بھی رہے۔

دو نکات کیلون ازم کے یا تین نکات آرمینین ازم کے؟:۔

ری مرنسٹرنس کے پانچ نکات کی مخالفت میں پروٹسٹنٹ کلیسیاء نے ڈورٹ کی مجلس میں متحدہ آواز میں اعلان کیا جو آج کلیون ازم کے پانچ نکات کے طور پر مشہور ہیں اور جس کی علامت ٹیولپ\ گلاب کا پھول ہے۔مکمل محرومی، گناہ نے متاثر کیا ہے اور انسان کے ہر حصے کو خراب کیا ہے۔غیر مشروط چناؤ۔تقدیر ابدی اعلان ہے اور پہلے سے دیکھی گئی اچھائی یا برائی نہیں ہے۔محدود کفارہ۔یسو ر نے حقیقت میں ادا کیا (اور صرف ادا کرنے کی صرف پیشکش نہیں کی اور صرف اس کی قیمت ادا نہیں کی) پوری قیمت صرف مخصوص لوگوں کے لئے۔ناقابل رکاوٹ فضل۔پاک روح۔

روح پاک واقعی مدد دیتا ہے اور لاگو کرتا ہے(صرف پیش ہی نہیں کرتا بلکہ قبول کرنا یا رد کرنا انسان پر چھوڑ دیتا ہے)ایمان کا تحفہ، گناہوں سے توبہ وغیرہ مخصوص لوگوں کے لئے اور مقدسین کی رفاقت\ثابت قدمی خدا اپنے مقدسین کو سچائی میں محفوظ کرتا ہے۔

کیا یہاں کوئی جانور ہے جیسا یک، دو، تین یا چار نکات والا کیلون ازم؟ نہیں بلکہ کیلون ازم کا حامی ہونے کے لئے ایک شخص کو سارے پانچوں نکات کو ماننا پڑھے گا اس تعریف کے لئے تمام نکات لازمی ہیں اگر تعریف کا کوئی حصی کم ہے تو پھر یہ شخص کیلون ازم کا ماننے والا نہیں ہو سکتا کچھ رعایت والے ماہرین یا

مفکرین اپنے آپ کو چار نکات والا کیلون فرد مانتے ہیں اس بات پر R.C سپر اوُل کہتا ہے ''ان رعایت والے مفکرین کے میری گفتگو میں میں نے ان چار نکات پر بحث کی کہ کیسے ایک شخص چار نکات کو مان لے اور پانچویں کو رد کر دے ۔میری اس گفتگو میں مجھے جو سمجھ آئی جو چار نکات وہ مانتے ہیں اور پانچویں کو در کرتے ہیں کہ میری سمجھ کے مطابق پانچویں نکتے میں عالمگیر لحاظ سے کوئی بات نہیں ،کوئی اختیاط نہیں کہ جس سے کوئی حتمی نتیجہ اخذ کروں (190)

پانچواں نکتہ ۔بلا شبہ محدود کفارے کا ہے ۔جس کا واقعی طور پر حتمی یا موثر کفارہ بھی کہتے ہیں ۔اور اس نقطے کو نہ ماننا یسوع کے کفاری کو موثر طور پر نہ ماننا ہے ۔

حاصل بحث\نتیجہ: ۔

کیا آرمینی کلیسیاء کے ممبران مسیحی ہیں؟ سپر اوُل کہتا ہے ''ہاں'' مشکل ہے ۔مسیحی ہیں جس کو بن غیر حتمی ہونا کہتے ہیں ایسے مسیحی ہیں ۔ایک اور ماہرین الٰہیات کہتا ہے کہ آرمینی غلط بابرکت غیر حتمی ہونے سے بچائے جاتے ہیں ۔لیکن کس چیز نے دونوں طرح سے برابر نتیجے سے بچایا ہے جو بائبل مقدس کے متعلق بھی ہو ۔یہ کون بتائے کہ آرمینی لوگ ملعون غیر حتمی یا ناپائیداری سے متاثر ہیں تباہ ہو گئے ہیں کیا مقدس پولوس نے روح کی ہدایت سے ہر شخص کو بلکہ ہر اس فرشتے کو بھی ملعون قرار دیا ہے جو جھوٹی انجیل سنائے ۔دیکھئے غلطیوں 9,8:1) آرمیدیوں کے پاس جھوٹی انجیل ہے ۔یہ تو مسیحیت نہیں اگر کوئی آرمینی اس کو بہشت میں لے جاتا ہے تو وہ اپنی کلیسیاء کے برخلاف اس کو کرتا ہے ۔بالکل ویسے ہی جیسے رومی کیتھولک اپنی کلیسیاؤں میں کرتے ہیں لیکن اپنی کلیسیاؤں کی تعلیمات کے برخلاف وہ مسیحی بھی ہیں خدا کرے کہ یسوع مسیح جو خدا کا بیٹا ہے خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے انسانوں کو تحائف دیتا ہے ہمیں سچائی میں پاک کرے ان کو جو غلطی پر ہیں سچائی عطا کرے ۔ان لوگوں کے منہ بند کرے جو درست عقائد کو غلط کہتے ہیں اپنے لوگوں اور خادموں کو روح اور سچائی سے منور کرے تا کہ اُن کا سارا کلام خدا کے جلال کے لئے ہو ان کے لئے بھلا ہو جو اس کلام کو سنتے ہیں ۔آمین